مجوزہ نئی تعلیمی پالیسی سے کچھ امید بندھ گئی تھی کہ عصری درسگاہوں میں زیر تعلیم ہماری افرادی قوت کچھ تو دین اخلاق اور تہذیب وشرافت سے آراستہ ہو جائے گی اور شاید اسطرح قوم کی ڈوبتی نیا کچھ سنبھل جائے مگر تازہ اخباری خبروں نے ان امیدوں پر بھی پانی پھیر دیا جن کہا گیا ہے کہ حکومت نئی تعلیمی پالیسی کو غیر حقیقت پسندانہ اور ناقابل برداشت اخراجات کی وجہ سے واپس لے رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسے حالات میں دین اور دینی علوم کے تحفظ اور اعلیٰ انسانی اقدار کے فروغ واشاعت کی صورت کیا ہوگی۔؟ ان حالات میں دینی علوم کا تحفظ جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ آزاد عربی مدارس دینیہ ہی کا مرہون منت ہے جو الحاد اور تجدد کے علمبرداروں کی نگاہوں میں کھٹکتے رہتے ہیں، اور کروڑوں افراد کی فنی وعصری علوم کیلئے تگ و دو کرنے کے باوجود مدارس عربیہ کے طلبہ کی قلیل تعداد کا اپنی زندگی کو دین اور محض علوم دین کیلئے وقف کرنا ان کے لئے ناقابل برداشت مسئلہ بن گیا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ ان مدارس کی بساط لپیٹ دو، ان کی آزاد تعلیمی روح کو بھی کسی طرح سلب کر لو، انہیں امداد اور گرانٹ کے دامِ زریں میں پھنسا لو، ان کے آزاد اور ترجمانِ حق ضمیروں میں بھاری تنخواہوں کے تالے لگا دو، انہیں اوقاف کے شکنجے میں کس دو تاکہ رہی سہی جو صورت دین کی اشاعت کی رہ گئی ہے وہ بھی ختم ہو جائے ۔۔۔ سوال یہ ہے کہ جب انگریزی اردو سائنس ریاضی جغرافیہ اور ٹیکنیکل علوم کے لئے مخصوص افراد مخصوص مزاج اور مخصوص تربیت کی ضرورت ہے تو اسلامی علوم وفنون کو اس کلیہ سے کیوں خارج کیا جا رہا ہے۔ تمہیں ان چند گنے چنے مدارس عربیہ کے بوریہ نشینوں کی فکرِ معاش نڈھال کئے جا رہی ہے، مگر کیا آپ نے ملک کی عصری تعلیم گاہوں میں زیرِ تعلیم نوجوانوں کے دین اور علوم دینیہ سے دن بدن اعراض واجتناب کا بھی کچھ مداوا سوچا ہے: فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ہم سوشلزم اور اشتراکیت پر ہزار بار لعنت بھیجتے ہیں، مگر کیا یورپ کا وہ ظالمانہ سرمایہ داری نظام کسی ایک لمحہ کیلئے بھی گوارا کیا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ کے چند افراد کی مترفانہ شاہ خرچیوں کے سامنے تو قرونِ مظلمہ کی الف لیلوی داستان بھی ماند پڑ جائے، مگر انسانوں کی اکثریت نانِ جویں کے لئے ترستی رہے۔ پڑھئے اور اندازہ لگائیے: "یونان کے ارب پتی اناسس اور ان کی نوبیاہتا بیوی جیکولین نے گزشتہ سال اپنی شادی سے آج تک سات کروڑ سے دس کروڑ تک روپے خرچ کئے۔ امریکی اخبارات نے اپنے اس انکشاف میں لکھا ہے، کہ اناسس کی رہائش گاہوں کی تعداد ۹ ہے۔ ان میں مونٹے کارلو، پیرس، مونٹے ویڈیو، یونان، نیویارک کی رہائش گاہ اور